بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
فون نمبر ۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر
یوم پنجشنبہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۵/۲۰	۲۵ ظہور ۱۳۴۵ ہش ۷ جمادی الاول ۱۳۸۶ھ ۲۵ اگست ۱۹۶۶ء	نمبر ۱۹۷

اخبار احمدیہ

—• ربوہ ۲۴ اگست ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے ۔ الحمدللہ

—• حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی طبیعت بھی اللہ تعالےٰ کے فضل سے اب اچھی ہے الحمدللہ

—• حضرت سیدہ ام مظفر احمد صاحبہ کی طبیعت نسبتاً بہتر ہے لیکن گھبراہٹ اور بے چینی کے دورے وقتاً فوقتاً ہو جاتے ہیں ۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا جاری رکھیں

—• مورخہ ۴ ستمبر بروز اتوار دس بجے قبل دوپہر جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ کا ایک ضروری اجلاس جامع مسجد احمدیہ واقع محلہ پیر دوالہ جھنگ صدر میں منعقد ہوگا جس میں امیر ضلع کا انتخاب کیا جائے گا ۔ ضلع کے جملہ امراء و پریذیڈنٹ صاحبان ضرور وقت مقررہ پر تشریف لے آئیں ۔

(محمد بشیر احمد علی امیر جماعت ہائے احمدیہ ضلع جھنگ)

—• جماعت احمدیہ بھینی شرقپور کا سالانہ تربیتی جلسہ مورخہ ۲۸ ، ۲۹ اگست کو ہو رہا ہے ۔ گردونواح کی جملہ احمدی جماعتوں اور احباب کو اس میں ضرور شامل ہونا چاہیئے ۔

(انچارج اصلاح وارشاد مقامی)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیاوی چالاکیوں سے آسمانی علوم ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے

خدا کی پاک کتاب کے اسرار وہی لوگ سمجھتے ہیں جنہیں سچی پاکیزگی حاصل ہے

" دینی علم اور آسمانی معارف جن کا جاننا نفوس کے لئے ضروری ہے وہ اس طور سے حاصل نہیں ہوا کرتے جس طور سے دنیوی علوم حاصل ہوتے ہیں ۔ دنیوی علموں میں کچھ بھی ضروری نہیں کہ انسان ان کی تحصیل کے وقت ہر قسم کے فریب اور جعل اور چالاکی اور ناپاکی کی راہوں کو چھوڑ دے ۔ لیکن دینی علم اور پاک معارف کو سمجھنے اور حاصل کرنے کے لئے پہلے سچی پاکیزگی کا حاصل کر لینا اور ناپاکی کی راہوں کا چھوڑ دینا ازبس ضروری ہے ۔ اسی لئے اللہ تعالےٰ نے قرآن میں فرمایا ہے :-

لَا یَمَسُّہٗٓ اِلَّا الْمُطَھَّرُوْنَ

یعنی خدا کی پاک کتاب کے اسرار وہی لوگ سمجھتے ہیں جو پاک دل ہیں اور پاک فطرت اور پاک عمل رکھتے ہیں ۔ دنیوی چالاکیوں سے آسمانی علم ہرگز حاصل نہیں ہو سکتے ۔"

(ست بچن صفحہ ۱۳ و ۱۴)

فضل عمر فاؤنڈیشن میں

کارکنان صدر انجمن احمدیہ کے عطایا

الفضل مورخہ ۱۲ ۶/۶۶ میں صدر انجمن احمدیہ کے ان کارکنان کے ناموں کی فہرست شائع ہوئی ہے جنہوں نے فضل عمر فاؤنڈیشن میں اپنی ایک ماہ کی تنخواہ سے زائد عطیہ سے حصہ لیا ہے ۔ یہ فہرست ادارہ جات سے آمدہ فہرستوں سے لی گئی تھی ۔ مندرجہ ذیل کارکنان کے نام ان فہرستوں میں نہیں مگر انہوں نے بفضلہ تعالیٰ نقد رقم فاؤنڈیشن کے چندہ میں داخل فرمائی ۔ ان کے اسماء گرامی معہ مقدار رقم مدخلہ (جو ان کی ماہانہ آمد سے زیادہ ہے) شائع کئے جاتے ہیں ۔ اللہ تعالےٰ انہیں اپنے خاص افضال سے نوازے آمین

(۱) مولانا عبدالمالک خان صاحب مربی سلسلہ عالیہ مقیم کراچی ۵۰۰ روپے
یہ رقم خزانہ میں سب سے پہلے داخل ہوئی

(۲) حضرت مولانا مولوی محمد الدین صاحب صدر صدر انجمن احمدیہ ۲۰۰۰/۴۵

(۳) محترم چوہدری محمد علی صاحب پروفیسر تعلیم الاسلام کالج ۱۰۰۰/-

(۴) چوہدری فضل احمد صاحب ناظر تعلیم ۵۰۰/- وعدہ

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۲۵ اگست ۱۹۶۶ء

قانون کی حفاظت سے ہی امن قائم ہو سکتا ہے

ایک عیسائی دوست کا ایک مراسلہ ہفت روزہ لاہور سے ذیل میں بجنسہٖ درج کیا جاتا ہے۔

آئین پاکستان کی کھلی خلاف ورزی

"جناب ثاقب صاحب۔ تسلیمات! آپ خدا کے فضل سے پاکستان ہر قسم کی مذہبی آزادی کے نقیب اور داعی ہیں۔ اور جہاں کہیں ایسی بے انصافی ہو اس کے خلاف آواز بھی بلند کرتے رہتے ہیں۔ خود صدر پاکستان بھی ہمیشہ ملک کے اندر ہر نوع کی مذہبی آزادی پر زور دیتے رہتے ہیں۔ اور گورنر صاحب بہادر بھی اس کے قائل ہیں۔ آئین پاکستان میں تو بڑی وضاحت سے اس آزادی کا ذکر ہے۔ لیکن میں نہایت ادب سے آپ کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ آج بھی مغربی پاکستان کے بعض علاقوں کو ایسی آزادی میسر نہیں ہے۔ اور غیر مسلم تو رہے ایک طرف بعض مسلمان فرقوں کو بھی قانون کے چلانے والے یہ حق پورا ادا نہیں کرتے۔ مثال کے طور پر یہاں ڈیرہ اسمٰعیل خاں — میں جہاں دوسرے مسلمان فرقوں نے ۲ جولائی ۱۹۶۶ء کو یوم عید میلاد النبی منایا۔ جماعت احمدیہ نے بھی اپنی مسجد میں ایک جلسہ بعنوان سیرۃ النبی کا اہتمام کیا۔ جس کے لئے جلسہ میں شریک ہونے کے لئے باقاعدہ سائیکلو سٹائل کر کے دعوتی رقعے جاری کئے گئے۔ اس سلسلہ میں میرے نام جو رقعہ آیا وہ آپ کے لئے ارسال خدمت ہے۔ لیکن

آپ یہ سنکر حیران ہوں گے کہ ضلع کے حکام بالا — نے جو بظاہر یہاں قانون کے محافظ اور آئین پاکستان پر عمل کرانے کے ذمہ دار ہیں انہوں نے نہ صرف اس جماعت کو لاؤڈ سپیکر کی اجازت نہ دی۔ مسجد کے اندر جلسہ کرنے کی بھی ممانعت فرما دی۔

یہ جماعت ایک پُر امن جماعت ہے۔ وہ اس ازحد نامنصفانہ اور غیر قانونی پابندی پر خون کے گھونٹ پی کر چپ ہو رہی۔ لیکن میں ایک غیر مسلم (عیسائی) کی حیثیت سے اسی دن سے سوچ رہا ہوں — کہ جب ان حکام بالا کا مسلمان فرقوں سے یہ سلوک ہے۔ تو کل کلاں کو ان کا ہم لوگوں کے بارہ میں کیا رویہ ہوگا۔ کیا ڈپٹی کمشنروں کو وسیع اور اعلیٰ اختیار اس غرض کے لئے دیئے جاتے ہیں کہ وہ اس سے حقداروں کے حقوق غصب کیا کریں۔

میں امید کرتا ہوں کہ آپ میرا یہ احتجاج ملک کے سربراہ اعلیٰ اور صوبے کے مدارالمہام کی خدمت میں پہنچا دیں گے تاکہ انہیں معلوم ہو جائے کہ انہوں نے جو اضلاعی حکام مقرر کئے ہیں۔ ان میں سے بعض کس طرح خود آئین کی خلاف ورزی کے مرتکب ہوتے ہیں۔"

(سیدا مسیح ڈیرہ اسمٰعیل خان)

(ہفت روزہ لاہور ۱۵ اگست ۱۹۶۶ء ص ۲)

مراسلہ کافی واضح ہے زیادہ لکھنے کی ضرورت نہیں، تاہم اتنا عرض کرنا چاہتے ہیں کہ حکام کی یہ پالیسی کہ امن کو قائم رکھنے کے لئے کمزور جماعت کو دبا دیا جائے قانون کی توہین اور خود حکام کی کمزوری پر دال ہے۔ یہ پالیسی آخر میں سخت خطرناک ثابت ہوتی ہے۔ محض اس لئے کہ بعض لوگ کسی جماعت کے جلسوں کو گوارا نہیں کرتے، اور اگر جلسہ ہونے دیا تو بدامنی پیدا ہوگی وقتی لحاظ سے خواہ کتنی ہی خوشگوار معلوم ہوتی ہو۔ ایک ملک میں صحیح امن قائم کرنے کے لئے سخت معیوب ہے۔ جن ملکوں میں اس وقت امن و امان قائم ہے۔ اس کی وجہ یہ نہیں ہے کہ صاحبان اقتدار کمزوری دکھاتے ہیں۔ اور دوسروں کی حق تلفی کرتے ہیں۔ بلکہ اس کی وجہ یہ ہے کہ صاحبان نظم و نسق قانون کی پابندی سختی سے کرواتے ہیں اور جو لوگ قانون شکنی کرتے ہیں۔ ان کا فوری اور واقعی تدارک کرتے ہیں۔ اس طرح امن شکنی کے ذریعہ اپنی خواہشات کی تکمیل کرنے والے آخر کار ضرور سمجھ جاتے ہیں۔ اور اپنی اصلاح کر لیتے ہیں۔ جس سے قانون کی برتری کو تقویت پہنچتی ہے۔

الفرقان کا جہاد نمبر

الفرقان کا جون اور جولائی ۱۹۶۶ء کے پرچوں کو ملا کر "جہاد نمبر" کا کسی قدر ضخیم پرچہ شائع کیا گیا ہے۔ اس پرچہ میں جہاد فی الاسلام کے اکثر پہلوؤں پر کار آمد نہ صرف مضامین شائع ہوئے ہیں بلکہ بعض نہایت ضروری حوالے جمع کر دیئے گئے ہیں۔ چنانچہ مدیر الفرقان کے قلم سے جو اداریہ سپرد کیا گیا ہے اس کا عنوان ہے "مسیحی اور اسلامی قانون جنگ کا ایک پہلو"۔ اس مختصر مضمون میں مضمون نگار نے اسلام اور عیسائی قوانین جنگ کا مقابلہ کر کے دکھایا ہے۔ کہ کس طرح اسلام جنگ میں بھی رحم و کرم کا مجسمہ ہے۔ اور عیسائیت جو اس ضمن میں تورات کے قوانین کی پابند ہے کس قدر ظالمانہ ہے۔ مقالہ پڑھنے سے تعلق رکھتا ہے۔

اداریہ کے علاوہ بھی بہت سا مواد اس پرچہ میں ایسا جمع کر دیا گیا ہے کہ جس سے جماعت احمدیہ کا نظریہ جہاد واضح ہو جاتا ہے۔ اور سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جو تصریحات فرمائی ہیں ان کی روح معلوم ہو سکتی ہے۔ چند عنوانات ملاحظہ ہوں۔

آیات الجہاد فی القرآن۔ اقسام جہاد اور احادیث نبویہ از امام غزالیؒ اور از امام لغت راغب اصفہانیؒ (لغت کے رو سے جہاد کا مفہوم) "برمحل تلوار کا جہاد اور جماعت احمدیہ"۔ مولوی ظفر علی خان صاحب انجمن حمایت اسلام لاہور، شیعہ مجتہد اور حنفی مفتی کا فتویٰ انگریزی حکومت کے متعلق۔ اہلحدیث کے قیصرہ ہند اور لیفٹننٹ گورنر پنجاب کی خدمت میں ایڈریس اور اظہار وفاداری وغیرہ وغیرہ۔ کئی ایک نظمیں بھی شائع کی گئی ہیں۔

الغرض الفرقان کا یہ نمبر اگرچہ بقامت کہتر مگر بقیمت بہتر ہے۔ مسئلہ جہاد کے متعلق جماعت احمدیہ پر جو اعتراض کئے جاتے ہیں ان کے جوابات پر مشتمل ہونے کی وجہ سے ہر احمدی کے پاس ہونا چاہیئے۔

خدام الاحمدیہ

شوریٰ — سالانہ اجتماع

۲۱-۲۲-۲۳ اکتوبر ۱۹۶۶ء

ہمارے سالانہ اجتماع کا ایک اہم مقصد آپس میں مل کر خدام الاحمدیہ کی ترقی اور بہبود سے متعلق امور پر غور اور مشورہ کرنا ہے۔ اس کے لئے مجلس شوریٰ کا انعقاد ہوتا ہے۔ مجالس کی طرف سے جو تجاویز شوریٰ میں پیش کرنے کے لئے مرکز میں آتی ہیں مجلس مرکزیہ ان پر غور کر کے ان میں سے مناسب تجاویز پر مشتمل ایجنڈا تیار کرتی اور مجالس کو بھجواتی ہے۔

امسال مجالس کی طرف سے تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ یکم ستمبر ۱۹۶۶ء مقرر کی گئی ہے۔ قائدین کوشش کریں اور اپنی تجاویز جو مقامی مجلس نے منظور کی ہوں معین الفاظ میں یکم ستمبر تک دفتر مرکزیہ میں بھجوا دیں۔ بعد میں آنے والی تجاویز پر غور نہیں کیا جا سکے گا۔

تجاویز بھجوانے کی آخری تاریخ ——— یکم ستمبر ۱۹۶۶ء

(منتظم اشاعت سالانہ اجتماع)

سنگاپور میں تبلیغ اسلام

۔ نئے مبلغ مولوی محمد عثمان صاحب چینی کی آمد ۔ چینیوں میں منظم طور پر تبلیغِ اسلام کا آغاز ۔ آسٹریلیا اور نیوزی لینڈ کے گورنروں کو تبلیغ اسلام

(مکرم مولوی محمد صدیق صاحب امرتسری مبلغ سنگاپور)

عرصہ زیر رپورٹ میں سنگاپور میں خدا کے فضل و کرم سے تبلیغِ اسلام کا فریضہ باحسن طریق ادا کرنے کی کوشش جاری رہی اور سینکڑوں افراد تک پیغامِ حق پہنچایا گیا۔ خاکسار اور مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی کو متعدد چینی تاجروں، طالبعلموں اور افسران سے اسلام پر گفتگو کرنے اور سلسلہ کا لٹریچر پیش کرنے کا موقع ملا۔

مکرم مولوی محمد عثمان صاحب کی آمد

مکرم مولوی محمد عثمان صاحب چینی بمعہ اپنی والدہ صاحبہ محترمہ کے ماہِ اپریل میں ربوہ سے یہاں پہنچے۔ احبابِ جماعت اور بعض غیر از جماعت دوستوں نے بندرگاہ پر پہنچ کر آپ کا استقبال کیا اور بڑے اخلاص و محبت سے آپ کو خوش آمدید کہا۔ بعد میں بعض زیرِ تبلیغ دوستوں اور احبابِ جماعت نے باری باری آپ کی دعوتیں بھی کیں۔ اور ہر ایسے موقع پر کسی نہ کسی رنگ میں تبلیغ بھی ہوتی رہی۔ جماعتِ سنگاپور کی طرف سے ایک استقبالیہ دعوت بھی کی گئی اور آپ کے یہاں مبلغ مقرر ہونے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے آپ کی کامیابی کے لئے دعائیں کی گئیں۔ خاکسار نے شہر کے مختلف حلقوں میں مولوی صاحب موصوف کو لے جا کر احبابِ جماعت اور بعض زیرِ تبلیغ اور سرکردہ غیر احمدی دوستوں سے اُن کا تعارف کرایا۔

پہلے چینی مبلغِ اسلام

مولوی صاحب موصوف کی آمد پر یہاں کے مختلف روزانہ اور ہفتہ وار اخبارات کے ایڈیٹروں اور نمائندگان سے ان کا انٹرویو ہوا اور یہاں کے تین اہم اخبارات نے مولوی صاحب کے فوٹو کے ساتھ اُن کا انٹرویو ذاتی حالات و کوائف اور جماعت کے متعلق معلومات وغیرہ شائع کیں جس سے سنگاپور اور ملایا کی سب چینی پبلک کو علم ہو گیا کہ ایک چینی مبلغ اور اِس علاقہ میں پہلے چینی مبلغِ اسلام جماعتِ احمدیہ پاکستان کی طرف سے سنگاپور بھیجے گئے ہیں چنانچہ مولوی صاحب موصوف کو بعض چینیوں کی طرف سے نیک تمناؤں پر مشتمل خط بھی ملے۔ ایک رسالہ نے ان کے یہاں آنے پر خوشی کا اظہار کرتے ہوئے ان سے اسلام پر ایک جامع و مانع مضمون چینی زبان میں لکھنے کی درخواست کی جو کہ مولوی صاحب اب تیار کر رہے ہیں اور عنقریب اشاعت کے لئے بھیج دیں گے بعض چینی دوست ملاقات کے لئے مشن ہاؤس میں بھی آئے اور مولوی صاحب کو خوش آمدید کہا۔ خدا کرے مولوی صاحب موصوف کے ذریعہ انہیں اسلام کی طرف رغبت پیدا ہو اور حق قبول کرنے کی توفیق ملے۔ آمین۔

گزشتہ تین ماہ کے عرصہ میں مکرم مولوی صاحب نے مختلف چینی مسلمانوں اور غیر مسلموں سے رابطہ پیدا کر کے ان سے سوشل تعلقات بڑھائے اور انہیں احمدیت کے اغراض و مقاصد اور اسلام کی حقیقی تعلیم سے آگاہ کیا۔ اور ان کے مطالعہ کے لئے چینی زبان میں اسلامی لٹریچر بھی انہیں پیش کرتے رہے۔ ایک چینی غیر مسلم نوجوان متعدد بار انہیں ملنے کے لئے مشن میں آتے رہے اور زیرِ تبلیغ ہیں اسلام کے متعلق اچھا خیال رکھتے ہیں اور کتاب ٹیچنگ آف اسلام کا مطالعہ کر رہے ہیں نیز "سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب" کے چینی ترجمہ کی جو کہ مولوی صاحب نے کیا ہے۔ خوشخط چینی زبان میں نقل کر رہے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔ اسی طرح مولوی صاحب موصوف چینی چیمبر آف کامرس سنگاپور کی ایک خاص دعوت میں بھی جس میں وزراء کے علاوہ وزیر اعظم بھی مدعو تھے شامل ہوئے جہاں بعض صحافیوں اور افسران سے واقفیت اور تعارف پیدا کر کے جماعت کے حالات سے اُنہیں آگاہ کیا اور بعض کو اسلام کے متعلق چینی لٹریچر بھی پیش کیا۔

ملایا کے چینی مسلمانوں کے لیڈر محترم ابراہیم ما صاحب کے سنگاپور آنے پر مولوی محمد عثمان صاحب نے اُن سے بذریعہ ٹیلیفون رابطہ پیدا کیا اور اُن سے ملاقات کے لئے گئے۔ بعد میں ابراہیم ما صاحب بمعہ اپنی صاحبزادی اور داماد کے ہمارے مشن میں بھی دو تین مرتبہ آئے انہیں احمدیت کے متعلق معلومات پہنچائی گئیں۔ دوسرے روز شام کو ایک ملائی سکول میں ان کا چینی زبان میں لیکچر تھا۔ چنانچہ اُن کی دعوت پر خاکسار اور مکرم مولوی عثمان صاحب بھی وہاں گئے اور سکول اور بورڈنگ کے طلبہ و اساتذہ سے ملے۔ سکول کے انچارج صاحب تقریباً نصف گھنٹہ ہمیں اپنے مختلف ادارے کمپارٹمنٹ وغیرہ اور لائبریری دکھاتے رہے۔ ابراہیم ما صاحب اپنے لیکچر کے بعد بھی ہمارے مشن میں آئے اور ایک گھنٹہ تک ہماری باتیں سنتے رہے۔ احمدیت کے متعلق ان کی غلط فہمیاں دُور کی گئیں اور ان کے سوالات کے تسلی بخش جوابات دئے گئے نیز انہیں انگریزی اور چینی زبان میں لٹریچر بھی پیش کیا گیا۔ وہ دورانِ قیام سنگاپور میں بعض لوکل علماء سے ہماری گفتگو کرانے کی کوشش کرتے رہے مگر انہیں کامیابی نہ ہوئی اور متعلقہ عالم گفتگو کے لئے تیار نہ ہوئے۔

عرصہ زیر رپورٹ میں وزیر اعظم آسٹریلیا اور گورنر جنرل نیوزی لینڈ کے سنگاپور آنے پر انہیں قرآن کریم انگریزی اور دیگر اہم اسلامی کتب پیش کر کے اسلام کے متعلق سنجیدگی سے تحقیق کرنے اور قبول کرنے کی تلقین کی گئی جس پر انہوں نے شکریہ ادا کرتے ہوئے ہماری باتوں پر غور کرنے کا وعدہ کیا۔ ہر دو لیڈروں کے جواب سے معلوم ہوا کہ وہ جماعتِ احمدیہ سے کسی حد تک پہلے ہی متعارف ہیں۔

ایک ازہری عالم کو چیلنج

گزشتہ دنوں جامعہ ازہر کے تعلیم یافتہ ایک ملائی عالم نے ایک ملائی کتاب میں ہماری جماعت اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر بعض نہایت نامناسب الزامات لگائے اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو نعوذ باللہ خدائی کا دعوےٰ کرنے والا اور نئی شریعت اور نیا مذہب و کلمہ وغیرہ بنانے والا نبی قرار دیا۔ حالانکہ حضورؑ نے لاتعداد مرتبہ واضح فرمایا کہ جو شخص مذہبِ اسلام اور قرآن کا ایک حرف بلکہ شوشہ بھی منسوخ کرے یا کوئی نیا قانون لانے کا دعوےٰ کرے وہ مسلمان نہیں بلکہ کافر و مردود ہے۔ برادرم مولوی بشارت احمد صاحب نسیم مبلغ بورنیو کی تحریک پر خاکسار کی طرف سے مذکورہ بالا عالم استاذ محمد فوزی کو ملائی اور انگریزی زبان میں ایک پمفلٹ بعنوان "کھلا خط بنام استاذ محمد فوزی" شائع کر کے بذریعہ رجسٹری پوسٹ انہیں بھیجا گیا۔ اور سنگاپور اور ملایا میں کثرت سے تقسیم کرنے کے علاوہ ہر دو ملکوں کے علماء اور مساجد کے اماموں اور مذہبی اور سیاسی لیڈروں کو پوسٹ کر دیا گیا۔ خاکسار نے اسی پمفلٹ میں استاذ فوزی کو چیلنج کیا کہ اگر وہ ہمارے پاس سنگاپور آ کر پندرہ بیس احمدی اور غیر احمدی سرکردہ احباب کے سامنے ہمارے خلاف اپنے یہ ناپاک دعاوی و الزامات ثابت کر دیں تو ہم انہیں مبلغ ایک ہزار ڈالر نقد انعام پیش کریں گے اور اپنی شکست اور ان الزامات کا صحیح ہونا تسلیم کر لیں گے اور بمع پانچ مددگار علماء کے اُن کی آمد و رفت اور رہائش کا خرچ وغیرہ بھی ہمارے ذمہ ہو گا اور حوالوں کے لئے سب احمدیہ کتب بھی ہم مہیا کریں گے اور باعزت طور پر انہیں ہم اپنے ہاں مہمان رکھیں گے اور جماعتِ احمدیہ کی طرف سے صرف خاکسار اکیلا ہی نمائندگی کرے گا۔ مگر افسوس ہے کہ آج تک استاذ فوزی صاحب کو ہمارا یہ معقول ترین طریق اور چیلنج قبول کرنے کی جرأت نہیں ہوئی جس سے ملک کی سنجیدہ اور انصاف پسند پبلک پر واضح ہو گیا ہے کہ استاذ فوزی کے الزامات محض کذب و افترا ہیں اور اُن میں ذرہ بھر بھی سچائی نہیں ہے۔ چنانچہ بعض غیر جانبدار غیر احمدی احباب نے

بذریعہ خطوط اور زبانی بھی ہمارے چیلنج پر خوشی کا اظہار فرمایا اور استاذ فوزی کی کمزوری اور ہماری جماعت پر زیادتی کا اعتراف اور ان کے طریق کار سے نفرت کا اظہار کیا۔

تبلیغ بذریعہ لٹریچر

عرصہ زیر رپورٹ میں سنگاپور ملایا فارموسا آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور برونائے وغیرہ کے بعض مذہب سے دلچسپی رکھنے والے لوگوں کو مناسب اسلامی لٹریچر چینی اور انگریزی زبان میں بذریعہ پوسٹ ارسال کیا گیا۔ اسی طرح لوکل پبلک لائبریریوں اور یونیورسٹیوں میں رسالہ ریویو آف ریلیجنز اور البیٹ انسر لیقن سٹینڈرڈ وغیرہ ارسال کئے جاتے رہے۔ نیز مشن میں آنے والے زائرین کو بعد تبلیغ مناسب لٹریچر پیش کیا جاتا رہا۔ تقریباً ڈیڑھ ہزار پمفلٹ اس عرصہ میں مفت تقسیم کئے گئے نیز پرانے ریویو آف ریلیجنز کی زائد کاپیاں بعض یوروپین سیاحوں اور لوکل لوگوں میں تقسیم کی گئیں۔ اس سلسلہ میں برادرم حکیم طاہر محمد صاحب مکرم حسن صالح صاحب حسن علاؤالدین صاحب اور آنکو اسمٰعیل صاحب نے خاص تعاون اور اخلاص کا مظاہرہ کیا اور اپنے اپنے حلقۂ احباب میں لٹریچر تقسیم کیا۔ جزاھم اللہ تعالیٰ احسن الجزاء۔

تعلیم و تربیت

خطباتِ جمعہ میں صفاتِ الٰہیہ سے متصف ہونا۔ نیکی کیا ہے۔ مسیح موعودؑ کی تعلیم۔ نماز باجماعت۔ اسلام کی مالی اور وقت کی قربانی۔ نیک نمونہ پیش کرنا۔ تبلیغ میں کوشاں رہنا۔ مستورات کی اصلاح و تربیت۔ قرآن کریم سیکھنا اور پڑھنا اور دیگر اہم مسائل خاکسار اور مکرم مولوی محمد عثمان صاحب نے جماعت کے ذہن نشین کرائے۔ نماز جمعہ کے معاً بعد ہر جمعہ باقاعدہ آنکو اسمٰعیل صاحب اور چند دیگر احباب کو بعض آیات کی تفسیر۔ سیرت حضرت مسیح موعودؑ کے چیدہ واقعات اور ضروری فقہی مسائل سمجھائے جاتے رہے۔

ہر جمعہ اور ہفتہ کی شام کو مسجد میں باقاعدہ درس القرآن حسبِ معمول جاری رہا اور احبابِ جماعت باقاعدہ شامل ہوتے رہے۔ نیز روزانہ صبح آٹھ بجے مکرم مصطفٰے انحر صاحب بچوں کو دینی تعلیم نماز قرآن کریم وغیرہ مسجد میں سکھاتے رہے۔ بعض دوستوں کے گھروں میں پہنچ کر اصلاح کی طرف توجہ دلائی جاتی رہی اور بیماروں کی تیمارداری کے علاوہ جماعت اور غیر از جماعت کے بعض محتاج اور مساکین و غرباء کی مناسب امداد کی جاتی رہی۔

تبلیغی سفر

زیر رپورٹ عرصہ میں سنگاپور کے علاوہ دو مرتبہ بعض اہم جماعتی امور کی انجام دہی کے لئے خاکسار کو ملایا بھی جانا پڑا اور یہ سفر بفضلہٖ تعالیٰ وہاں کے مبلغ انچارج مولانا محمد زہدی صاحب اور جماعت کے احباب کے تعاون سے مفید اور نتیجہ خیز ثابت ہوئے۔

سنگاپور میں مسلم لاء بل کی ترمیم کے سلسلہ میں مجوزہ نئے مسلم لاء بل پر گورنمنٹ کی عام دعوت پر ہماری طرف سے بھی مناسب اور ٹھوس تنقید کی گئی جس کے بعد گورنمنٹ کی طرف سے مقرر کردہ "Select کمیٹی مسلم لاء بل" جس کے چیئرمین پارلیمنٹ کے سپیکر اور ممبران بعض وزراء تھے سے ہمارا انٹرویو ہوا اور بالآخر ہماری طرف سے پیش کردہ ترمیمات میں سے بعض قبول کر کے بل میں تبدیلی کی گئی۔ مشن میں وقتاً فوقتاً بعض یوروپین پادری اور دیگر زیر تبلیغ احباب آتے رہے۔ پادریوں سے ایک مرتبہ تقریباً ایک گھنٹہ دلچسپ گفتگو بھی ہوئی۔ مشن کے دفتر میں بھی روزانہ دفتری امور انجام دیئے گئے اور تقریباً ۸۰۰ خطوط عرصہ زیر رپورٹ میں لکھے گئے۔ جماعت کے اہم مسائل کے سلسلہ میں چند مرتبہ گورنمنٹ افسران اور وزراء سے بھی ملاقات کا موقع ملا اور بفضلہٖ تعالیٰ بعض لوکل مشکلات حل ہو گئیں۔ اسی عرصہ میں آسٹریلیا ملایا بورنیو انڈونیشیا اور پاکستان سے مختلف اوقات میں مہمان آتے رہے جن کی رہائش اور طعام و آرام وغیرہ کا انتظام کیا جاتا رہا۔ لوکل زائرین کی بھی حتی الوسع خاطر و مدارات کی جاتی رہی۔ چند مرتبہ مسجد کے صحن میں لوکل احباب کے ساتھ مل کر وقارِ عمل بھی کیا جاتا رہا اور گھاس پھونس کی صفائی کی گئی۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر کوششوں میں برکت ڈالے اور سنگاپور میں اسلام احمدیت کو ترقی ہو اور مشکلات دور ہو جائیں۔

خاکسار محمد صدیق امرتسری
مبلغ انچارج سنگاپور

پو پھٹنے والی ہے!

(مکرم سعید احمد صاحب اعجاز لاہور)

اُٹھ جاگ یہ سپنے جھوٹے ہیں پیارے پو پھٹنے والی ہے
اُٹھ جاگ سہانی ساعت ہے، اُٹھ رحمت بٹنے والی ہے

انفاسِ مسیحِ دوراں سے آثار سحر کے پیدا ہیں
خورشید اُبھرنے والا ہے تاریکی چھٹنے والی ہے

آواز دو نیند کے ماتوں کو اپنے اپنے ساغر لائیں
اَب نُور بکھرنے والا ہے اب صہبا بٹنے والی ہے

ہم خاک نشیں ہم دیوانے یلغار کریں گے مغرب پر
اب وقت بدلنے والا ہے اب موج پلٹنے والی ہے

افسونِ کلیسا ٹوٹے گا اوہام کا شیشہ پھوٹے گا
انساں کی فطری سچائی اب پردہ اُلٹنے والی ہے

اِک حُسنِ مناظر پر ہوگا اِک نُورِ بصارت پائے گی
اب رنگ برسنے والا ہے اب بدلی چھٹنے والی ہے

محبوب ہے جو محبوبوں کا ہر آنکھ اُسے پہچانے گی
اب پردہ اُٹھنے والا ہے اب چلمن ہٹنے والی ہے

مت ریجھ متاعِ دُنیا پر، یہ ڈھلتی پھرتی چھاؤں ہے
یہ سودا سب نقصان کا ہے یہ پُونجی گھٹنے والی ہے

ناداں! یہ ہستی دھوکا ہے اُٹھ جلد خُدا سے باندھ گرہ
جو سانس کی ڈوری اٹکی ہے یہ ڈوری کٹنے والی ہے

اے لعبتِ مشرق! میں تیری معصوم نگاہوں پر قرباں
تہذیبِ مغرب ناگن بن کر تجھ سے لپٹنے والی ہے

درخواستِ دُعا

میرے والد مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب پٹواری سرگودہا چند یوم سے بعارضہ ٹائیفائیڈ بخار بیمار ہیں۔ احباب کرام دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ انہیں کامل صحت عطا فرمائے۔

(عبد الرشید سرگودہا)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عقیدۂ الوہیت مسیح کے دلائل کا تجزیہ

(مکرم آغا سیف اللہ صاحب مربی سلسلہ احمدیہ رحیم یار خاں)

(۱)

مسیحی کتب میں الوہیت مسیح کے ثبوت میں یہ دلیل بڑے شد و مد سے پیش کی جاتی ہے کہ مسیح نے اپنے لئے ابن اللہ کا لفظ استعمال کیا ہے اور وہ بھی ایک خاص معنوں میں یعنی وہ "اکلوتا" اور خدا کے ساتھ یکتی (ماہیت میں واحد) ہے (جنگ مقدس صفحہ ۱۲) یکتی (ماہیت میں واحد) اور یکمن (رضائے الٰہی میں شریک) کی تمیز پادری صاحبان کی اپنی اختراع ہے نہ کہ بائیبل کا بیان اور یہ راہ اس محکم اعتراض سے احتراز کے لئے اختیار کی گئی ہے کہ بائیبل میں بعض دوسرے افراد کے لئے بھی ابن اللہ کا خطاب آیا ہے۔ یوحنا $\frac{10}{35 \text{ تا } 36}$ سے واضح ہے کہ حضرت مسیح نے اپنے لئے لفظ انہی معنوں میں استعمال کیا ہے جن معنوں میں بائیبل میں نیک اور پارسا لوگوں کے لئے "ابن اللہ" بلکہ حاملین شریعت کے لئے "خدا" ہونے کا لفظ مستعمل ہے آپ فرماتے ہیں:۔

"کیا تمہاری شریعت میں نہیں لکھا کہ میں نے کہا تم خدا ہو اور ممکن نہیں کہ کتاب باطل ہو تو تم اسے جسے خدا نے مخصوص کیا اور جہاں میں بھیجا کہتے ہو کہ تو کفر بکتا ہے کہ میں نے کہا کہ میں خدا کا بیٹا ہوں"۔

گویا حضرت مسیح نے اپنے بیان میں یہود کے اس اعتراض کا کہ تو انسان ہو کر "ابن اللہ کے خطاب کے ذریعہ" الٰہ ہونے کا مدعی ہے رد کیا ہے۔ اور بتایا ہے کہ ابن اللہ ہونے سے مراد دعوئے الوہیت نہیں بلکہ برگزیدگی اور "خدا کا پسندیدہ" ہونے کا دعویٰ ہے۔ اور اگر بقول عیسائیوں کے مسیح ابن اللہ کے خطاب کے ذریعہ واقعی ہی مدعی الوہیت تھے تو لازماً ماننا پڑے گا کہ آپ نے نعوذ باللہ غلط بیانی کے ذریعہ یہودی علماء اور عوام دونوں کو دھوکا دینا چاہا۔ ہمارے نزدیک تو امر نہ صرف شان نبوت کے منافی ہے بلکہ عوام کو مذہب سے دور لے جانے کا باعث بنتا ہے۔ پس مسیح جب مسلمہ طور پر صادق اور راستباز تھے تو ثابت ہوا کہ آپ نے ابن اللہ کا لفظ استعمال کرکے دعوئے الوہیت نہیں کیا خواہ لفظ اکلوتا ہو یا غیر۔ مشہور تثلیثی پادری جی ایل ٹھاکر داس اپنی کتاب مسیح عمانوایل میں لکھتے ہیں :۔

"یہ بات سب پر روشن ہے کہ عیسائی عموماً بیٹے سے مراد ازلی بیٹا لیتے ہیں اور یہود اس لفظ کو مسیح کی الوہیت کے ادا کرنے کے لئے سمجھتے ہیں اور یہ رد ئے عقیدہ اتھاناسیس پر مبنی ہے مگر میرے نزدیک یہ لفظ مسیح کی نادر انسانیت کو ادا کرنے کے لئے استعمال ہوتا ہے" صفحہ ۱۰)

الوہیت مسیح کے ثبوت میں یہ امر بھی پیش کیا جاتا ہے کہ مسیح کے اس استفسار پر کہ تم کیا کہتے ہو کہ میں کون ہوں پطرس نے جواب دیا کہ تو مسیح زندہ خدا کا بیٹا ہے متی $\frac{16}{13 \text{ تا } 16}$ نتیجہ یہ اخذ کیا جاتا ہے کہ پطرس مسیح کے ابن اللہ ہونے کی بنا پر اسے باپ کا ہمسر اور ازلی مانتا تھا۔ (ابن اللہ صفحہ ۱۳۹)

بھلا ابن اللہ کے اعتراف سے خدا باپ سے اسکی ازلیت اور ہمسری کیسے لازم آگئی؟ کہا جاتا ہے کہ یہود نے ان خطابات سے یہی نتیجہ اخذ کیا تھا۔ مگر یہود تو راندۂ درگاہ الٰہی تھے اور وہ اپنے خبث باطنی اور مسیح سے کینہ و بغض و حسد کی بنا پر بوجہ دشمنی چاہتے تھے کہ اسے اس کی باتوں میں پھنسائیں مرقس $\frac{12}{13}$ عیسائی تو حضرت مسیح سے محبت کے مدعی ہیں چاہیئے کہ وہ اس دشمنی کی راہ سے اجتناب کریں اور آپ کی طرف دعوئے الوہیت منسوب کرکے آپ کے دشمنوں کے زمرہ میں شامل نہ ہوں۔ مسیح نے پطرس کے اعتراف مذکورہ پر جو فرمایا وہ خود اسبات کی دلیل ہے کہ پطرس نے ان کی مسیحیت کا اعتراف کیا تھا نہ کہ الوہیت کی۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں کہ کسی سے نہ کہنا کہ میں مسیح ہوں $\frac{16}{20}$ مرقس اور لوقا کے بیانات بھی وضاحت کرتے ہیں کہ پطرس نے مسیح کو فقط زندہ خدا کا بیٹا مسیح قرار دیا ہے نہ کہ خدا کا ہمسر اور ازلی چنانچہ لکھا ہے پطرس نے جواب میں اس نے کہا کہ تو مسیح ہے مرقس $\frac{8}{29}$ لوقا $\frac{9}{20}$

۲۔ کہا جاتا ہے کہ مسیح نے کل عالم کے مختار اور منتظم ہونے کا دعویٰ کیا ہے جو اسکی الوہیت کا ثبوت ہے لکھا ہے۔ یسوع نے پاس آکر کہا کہ آسمان اور زمین کا سارا اختیار مجھے دیا گیا ہے متی $\frac{18}{27}$ پھر اس کے لئے عبرانیوں $\frac{1}{2}$ میں مذکور بیان تو اس اختیار کا سبب بتایا جاتا ہے یعنی مسیح کے مختار ہونے کا سبب اس کا پلوٹھا ہونا اور اپنی قدرت کے کلام کے ذریعہ سنبھالنا ہے اختیار کے سبب کے وضع کرنے والے تو یونانی فلسفیانہ دماغ کے مالک پولوس رسول ہیں مسیح نے تو قطعاً اپنے اختیار کی یہ وجوہ بیان نہیں کیں۔ مذکورہ آیت میں دئے جانے کے الفاظ ظاہر کرتے ہیں کہ یہ "اختیار" مسیح کی ذاتی ملکیت نہیں بلکہ یہ اختیار کسی مختار کل اور قادر مطلق ہستی کی طرف سے آپ کو دیا گیا ہے۔ حضرت مسیح تو خود قائل ہیں کہ وہ قدرت الٰہیہ کے قبضہ میں ہیں اور خود کچھ بھی نہیں کر سکتے۔ جب تک کہ مشیت ایزدی اور اذن الٰہی حاصل نہ ہو (متی $\frac{24}{23}$ مرقس $\frac{10}{40}$) پھر فرماتے ہیں میں آسمان سے اسلئے نہیں اترا ہوں کہ اپنی مرضی کے مطابق کام کروں بلکہ اسلئے کہ اپنے بھیجنے والے کی مرضی کے مطابق عمل کروں یوحنا $\frac{6}{38}$۔ یہ امر سمجھنے کے لئے کہ مسیح کو یہ اختیار کس بارہ میں حاصل تھا سیاق سباق دیکھنا چاہیئے۔ یوحنا باب گیارہ میں صداقت مسیح کی علامات اور کچھ اعتراضات کے جوابات ہیں۔ حضرت مسیح جملہ زیر بحث سے قبل فرماتے ہیں کہ نام نہاد دانا لیکن روحانی بصیرت کے اندھے نہ آپ کو پہچان سکے اور نہ ہی آپ کی تعلیمات کو حالانکہ اب میری تعلیمات پر عمل کے نتیجہ میں خدائی رضا ممکن ہے اور میرے وسیلہ میں سے معرفت الٰہیہ ممکن ہے میں اپنے زمانہ میں سب سے زیادہ عارف باللہ اور تعلیمات روحانیہ سے روشناس ہوں پس "میرے باپ کی طرف سے سب کچھ سونپا جانے سے مراد "صرف تعلیمات الٰہیہ کی حکمت اور اللہ کی معرفت ہے

۳۔ عیسائی کہتے ہیں کہ مسیح نے دعوئے کیا ہے کہ وہ حاضر ناظر ہے اور یہ چیز بشریت کے منافی و متناقض ہے اور یہ خدا کا خاصہ ہے۔ اناجیل میں لکھا ہے کہ جہاں دو یا تین میرے نام پر اکٹھے ہوں وہاں ان کے بیچ میں ہوں متی $\frac{18}{20}$ نیز لکھا ہے میں زمانہ کے تمام ہونے تک ہر روز تمہارے ساتھ ہوں متی $\frac{28}{20}$

جواب:۔ اگر مسیح حقیقت میں کسی طریق پر محدود دائرہ میں حاضر ناظر ہو بھی تو بھی اس سے ہرگز ان کی ذات خدا ثابت نہیں ہوتی متی $\frac{28}{20}$ میں تو صرف دنیا کی آخر تک مومن عیسائی لوگوں کے ساتھ موجود رہنے کا وعدہ ہے۔ مگر خدا تعالیٰ کی ذات تو حاضر و ناظر ہے اور رہے گی اور وہ زمان و مکان کی قیود سے مبرا ہے۔ بائیبل بتاتی ہے کہ مسیح سے قبل بعض دوسرے اشخاص کو بھی یہ طاقت حاصل تھی بلکہ مسیحی شاگردوں میں سے بھی یہ کہتے ہیں کہ وہ لوگوں سے دور رہتے ہوئے بھی ان میں موجود ہیں۔ چنانچہ عہد نامہ قدیم میں الیشع کے بارے لکھا ہے کہ باوجود گفتگو میں شریک نہ ہونے کے جیحازی جب الیشع کے پاس واپس گیا تو الیشع نے اسے سب واقعہ جو جیحازی اور نعمان کے درمیان گذرا تھا بتا دیا اور نیز یہ بھی کہا "کہ کیا میرا دل اس وقت تیرے ساتھ نہ تھا جب وہ شخص تجھ سے ملنے کو اپنے رتھ سے لوٹا" ۲ سلاطین $\frac{5}{26}$۔

پولس رسول بھی دعوئے کرتا ہے کہ وہ جسم کے اعتبار سے تو غیر حاضر ہے لیکن روح کی اعتبار سے اپنے مقلدین کے پاس ہے اور ان کی باقاعدہ حالت اور ان کے ایمان کی مضبوطی جو مسیح پر ہے دیکھ کر خوش ہوتا ہے۔ کلسیوں $\frac{2}{5 - 6}$ رقرنتھیوں $\frac{5}{3 - 2}$ واقعہ صلیب کے بعد مسیح کے مادی جسم کے فنا ہونے کی تو پادری صاحبان بھی قائل ہیں۔ اب اگر اس حقیقت کی بناء پر مسیح کو الٰہ ماننا ہو تو پولوس اور الیسع کو بھی اس الوہیت کے زمرہ میں شامل کرنا ناگزیر ہے مگر عیسائی صاحبان کے نزدیک تو باوجود اس صفت کے مالک ہونے کے وہ لوگ معصوم نہیں ہیں۔ (باقی)

خریداران ماہنامہ تحریک جدید کو یاددہانی

ماہنامہ تحریک جدید کو جاری ہوئے ایک سال گزر گیا ہے اور دوسرا سال اگست ۱۹۶۶ء سے شروع ہو چکا ہے۔ اسلئے احباب کی خدمت میں گزارش ہے کہ نئے سال کا چندہ مبلغ ۱/۵۰ اپنی اپنی مقامی جماعتوں میں ادا کرکے مینیجنگ ایڈیٹر کو اطلاع بھجوا دیں۔ تاکہ ان کے نام رسالہ جاری رکھا جائے۔

درخواست دعا

میرے والد میاں فیروز الدین صاحب عرصہ بیس یوم سے بعارضہ بخار اور درد گردہ شدید بیمار ہیں۔ جملہ احباب جماعت کی خدمت میں والد صاحب کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(خاکسار محمد عبد اللہ خان مزدوری کار گلی غلہ منڈی گوجرانوالہ)

جمیع امراء کرام۔ صدر صاحبان اور سکرٹریان مال جماعتہائے احمدیہ کی توجہ کیلئے

یہ امر آپ سے مخفی نہیں ہو سکتا کہ زکوٰۃ پانچ ارکان اسلام میں سے ایک اہم رکن ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ہر جگہ نماز کے حکم کے کیساتھ زکوٰۃ کی ادائیگی کا بھی حکم فرمایا ہے۔ اور مومن کے لئے زکوٰۃ دینا بھی ایسا ہی لازمی قرار دیا ہے۔ جیسا کہ نماز کا ادا کرنا۔

یہ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل ہے کہ افراد جماعت احمدیہ دین کے لئے مالی قربانی کا وہ اعلیٰ نمونہ پیش کر رہے ہیں۔ جس کی مثال اس زمانہ میں کوئی دوسری قوم پیش نہیں کر سکتی۔ تاہم مسائل کی ناواقفیت کیوجہ سے بعض اوقات سستی ہو سکتی ہے۔ اس صورت میں عہدیداران جماعت کا فرض ہے کہ وہ اسکی اہمیت اور اس کے متعلق مسائل سب افراد جماعت کے ذہن نشین کروائیں اور ان میں سے جو صاحب نصاب ہوں بشرح کے مطابق زکوٰۃ وصول کر کے مرکز میں بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے تقریباً ہر گھر سے کچھ نہ کچھ زکوٰۃ نکل سکتی ہے بعض زیورات ایسے ہیں جن پر عملاً زکوٰۃ ادا نہیں کی جاتی۔ اسی طرح بعض ایسی تجارتیں ہیں جن پر ادائیگی زکوٰۃ لازمی ٹھہرتی ہے۔ اور کئی ایسے کارخانے ہیں جن پر زکوٰۃ ضروری ہو چکی ہے۔ مگر بعض دوست اس فریضہ کے بجالانے کی طرف توجہ نہیں کرتے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ کی وصولی نظارت بیت المال (آمد) کے سپرد کی ہوئی ہے۔ نظارت ہذا جماعتہائے احمدیہ کے تمام عہدیداروں اور ذی اثر احباب سے یہ توقع رکھتی ہے کہ وہ اپنے اپنے حلقہ اثر میں سب دوستوں کی ادائیگی زکوٰۃ کا اپنے آپ کو ذمہ دار خیال فرمائیں گے۔ اور جہاں جہاں کوتاہی ہوتے دیکھیں گے اس کو پورا کرنے کی سعی فرمائیں گے اور اس سلسلہ میں اپنی مساعی سے نظارت بیت المال (آمد) کو بھی باخبر رکھیں گے تا ضروری امداد و راہنمائی مرکز سے بھی کی جا سکے۔

آخر میں دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق عطا فرمائے کہ ہم اپنی ذمہ داریوں کو کما حقہ ادا کر کے اسکی رضا حاصل کریں۔ اور حضور اقدس ہم سے جو توقعات رکھتے ہیں اسکو پورا کر سکیں۔ خطیب صاحبان سے گزارش ہے کہ اپنی اپنی جماعت میں خطبہ جمعہ میں اس مضمون کو پڑھ کر سنائیں اور خاکسار کو اسکی اطلاع دیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء

(نظارت بیت المال (آمد) ربوہ)

اعلانات نکاح

۱۔ مسماۃ کنیز فاطمہ بنت خدا بخش صاحب کا نکاح بعوض مہر مبلغ سات صد روپے ہمراہ خاکسار نذیر احمد ٹیچر تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ ولد محمد سعد اللہ صاحب آف کوٹ محمد یار سے ہوا ہے۔

۲۔ حفیظہ بیگم بنت خدا بخش صاحب کا نکاح بعوض مہر مبلغ سات صد روپے ہمراہ محمد اشرف ولد محمد سعد اللہ صاحب آف کوٹ محمد یار سے طے پایا۔

۳۔ زینت بی بی بنت محمد یار صاحب مرحوم بولایت محمد سعد اللہ صاحب کا نکاح بعوض مہر مبلغ سات صد روپے ہمراہ منظور احمد صاحب ولد خدا بخش صاحب آف کوٹ محمد یار۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ ہوا۔ ان ہر سہ نکاحوں کا اعلان مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ احمدیہ نے مورخہ ۲۲/۸/۶۶ کو کوٹ محمد یار تحصیل چنیوٹ میں کیا۔ قارئین سے درخواست ہے کہ ان نکاحوں کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں

خاکسار:۔ ماسٹر نذیر احمد تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ)

تصحیح

مورخہ ۱۲/۸/۶۶ کے پرچہ کے صفحہ ۳ پر شائع شدہ فہرست کارکنان میں چوہدری فضل احمد خان صاحب کے آگے بجائے اسسٹنٹ پرائیویٹ سیکرٹری کے اسسٹنٹ سیکرٹری بہشتی مقبرہ پڑھا جائے (سیکرٹری فاؤنڈیشن)

امراض حیوانات کی بے مثل دوائیں
★ اکسیر اپھارہ ★ اکسیر گل گھوٹو
★ اکسیر ستاد ★ خناق روک ★ اکسیر منہ کھر
ڈاکٹر راجہ اینڈ کمپنی ربوہ

نظارت تعلیم کے اعلانات

۱۔ گورنمنٹ پالی ٹیکنیک انسٹی ٹیوٹ پشاور

تین سالہ ڈپلومہ کورس کے لئے داخلہ (۱) الیکٹریکل (۲) مکینیکل (۳) آٹو موبائل (۴) سول ٹیکنالوجیز مغربی پاکستان کی بناء پر ہے پشاور ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن۔ مکمل درخواستیں ۳۱ اگست ۱۹۶۶ء تک مجوزہ فارم پر بنام پرنسپل۔ پراسپکٹس مع فارم ۵۰ پیسے کے ٹکٹ دیکر انسٹی ٹیوٹ کے دفتر سے اور ۱.۶۵ روپیہ کے ٹکٹ بھیج کر بذریعہ ڈاک قابلیت برائے داخلہ میٹرک (مضامین۔ سائنس۔ ڈرائنگ۔ ریاضی۔ سول ٹیکنالوجی کے لئے ضروری اور دیگر کورسز کیلئے قابل ترجیح) پشاور اور ڈیرہ اسمٰعیل خان ڈویژن کے جو امیدواران پہلے درخواست دے چکے ہیں۔ انہیں دفتر متعلقہ کو اطلاع دینی ہوگی کہ ان کی درخواستیں آل مغربی پاکستان کی بناء پر زیر غور لائی جائیں۔

۲۔ سنٹرل ٹریننگ کالج لاہور میں داخلہ

بی۔ ایڈ میں داخلہ کے لئے مجوزہ فارم پر درخواست بنام پرنسپل صاحب ۵/۹/۶۶ تک۔ جن طلباء کا بی۔ اے کا نتیجہ نہیں نکلا وہ نتیجہ نکلنے کی دس دن بعد تک درخواست دے سکتے ہیں۔ فارم مجوزہ پرنسپل صاحب کے دفتر سے بذریعہ ڈاک ۳۰ پیسے کے ٹکٹ اور اپنا پتہ فارم کے لئے لفافہ پر لکھکر منگوا سکتے ہیں۔

۳۔ جونیئر آڈیٹرز

امیدواران پشاور راولپنڈی ڈویژن کے لئے جونیئر آڈیٹرز کی آسامیوں کے سلسلہ میں ڈائریکٹر لوکل فنڈ آڈٹ پشاور ریجن پشاور کے لئے۔ سکیل ۱۵۰-۱۰-۲۰۰-۲۲۰-۱۵-۳۲۵ علاوہ مجوزہ الاؤنس۔ قابلیت۔ کسی منظور شدہ یونیورسٹی سے گریجوایٹ۔ رہائش کے لئے ڈامی سائل سرٹیفکیٹ۔ عمر ۱۸ تا ۲۵ سال تمام درخواستیں مع نقول سرٹیفکیٹس بی۔ اے و میٹرک بنام سیکرٹری ڈویژنل سلیکشن بورڈ پشاور ۳۱/۸/۶۶ تک۔ اصل سرٹیفکیٹ انٹرویو کے وقت ہمراہ لائیں۔ انٹرویو کے لئے کوئی سفر خرچ نہیں ملے گا۔ فی الحال یہ اسامیاں عارضی ہیں۔ مستقل ہونے کا امکان ہے

۴۔ گورنمنٹ انجینئرنگ سکول۔ رسول

[illegible]

اوورسیئر کلاس میں داخلہ کے لئے درخواستیں پرنسپل کے دفتر میں دفتر کے اوقات میں ۲۸/۸ اگست تک درخواست مجوزہ فارم پر۔ پراسپکٹس مع فارم درخواست منیجر بک ڈپو لاہور سے خریدیں۔ بذریعہ ڈاک درخواست بھیجنے والے لفافہ پر لکھیں Admission application۔ مخصوص قبائلی علاقہ کے امیدواران مجوزہ طریق مندرجہ پراسپکٹس کے مطابق درخواست دیں۔ قابلیت۔ میٹرک۔ فرسٹ یا سیکنڈ ڈویژن (مضامین۔ سائنس۔ ڈرائنگ۔ ریاضی) پسر فوجی متعلقہ فوجی افسران کا سرٹیفکیٹ درخواست کے ساتھ لف کریں۔

۵۔ پاکستان ویسٹرن ریلوے

والٹن ٹریننگ سکول میں ٹرین کلرک درجہ اول کی ایک ماہ ٹریننگ کے لئے درخواستیں مطلوب ہیں سکیل ٹریننگ کی تسلی بخش تکمیل پر ۱۱۵-۵-۱۷۵ کم از کم قابلیت۔ میٹرک سیکنڈ ڈویژن (ریلوے ملازمین کے بچوں کے لئے۔ تھرڈ ڈویژن کی رعایت) یا جونیئر کیمبرج وغیرہ۔ عمر ۲۲/۹/۶۶ کو ۱۸ تا ۲۴ سال۔ ریٹائرڈ فوجیوں کے لئے عمر کی رعایت درخواستیں مجوزہ فارم پر جو ۱/- روپیہ میں ہر بڑے اسٹیشن سے مل سکتا ہے درخواست قریبی ایمپلائمنٹ ایکسچینج کی معرفت بنام متعلقہ ڈویژن سپرنٹنڈنٹ ۱۰/۹/۶۶ تک تمام ضروری سرٹیفکیٹ فارم کے اندراجات کے مطابق ہمراہ درخواست رہائش کا سرٹیفکیٹ مجسٹریٹ ضلع درجہ اول۔ قبائلی و مخصوص علاقہ کے امیدواران پولیٹیکل ایجنٹ یا ڈپٹی کمشنر متعلقہ کی معرفت درخواست ارسال کریں۔ آزاد کشمیر کے امیدواران معرفت وزارت امور کشمیر۔ قبائلی و مخصوص علاقہ کے امیدواران کے لئے تین سال تک عمر کی رعایت اور درخواست کی قیمت ۲۵ پیسے۔

(ناظر تعلیم)

وصایا

ضروری نوٹ:۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دیئے جارہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان۔ سیکرٹری صاحبان مال اور سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل ۱۸۳۵۱ / ۲۴/۴/۶۶

مَیں غلام فاطمہ بیوہ مستری محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم قوم راجپوت رانا عمر ۶۰ سال پیدائشی احمدی ساکن دارالرحمت غربی ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۴ اپریل ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری آمد اس وقت کوئی نہیں ہے۔ میری جائداد صرف دس مرلے اراضی واقعہ دارالرحمت غربی بلاک نمبر F-6 میں ہے۔ مَیں اس زمین کی مالک ہوں۔ کمیٹی آبادی ربوہ کی تصدیق اس بارہ میں شامل ہے لیکن اس زمین پر جو عمارت ہے وہ میرے لڑکوں کی ہے میرا اس عمارت میں کوئی دخل یا حق نہیں ہے۔ اس زمین کی قیمت اندازاً -/۳۰۰۰ روپے ہے مَیں زمین کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اور اقرار کرتی ہوں کہ وصیت کی منظوری کے فوراً بعد اس اراضی کے ۱/۱۰ حصہ کی قیمت خزانہ صدر انجمن احمدیہ میں داخل کردوں گی۔ اگر صدر انجمن احمدیہ چاہے تو اس زمین کی قیمت لگوالے مَیں اپنے کسی نمائندہ کو بھیج سکتی ہوں۔ جو محلہ کے عہدہ داران سے مل کر اراضی کی قیمت لگوالے۔ اس کے علاوہ میرا حق مہر مبلغ -/۵۰۰ روپے تھا جو مَیں اپنے خاوند مرحوم کو معاف کرچکی ہوں۔

اس کے علاوہ اگر زندگی میں مَیں اور کوئی جائداد پیدا کروں یا آمد کا کوئی ذریعہ پیدا ہو جائے تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔

الامۃ: غلام فاطمہ بیوہ مستری محمد اسمٰعیل مرحوم دارالرحمت غربی ربوہ۔

گواہ شد:۔ محمد اسحٰق ارشد ولد محمد اسمٰعیل صاحب مرحوم۔ ابن موصیہ۔

گواہ شد:۔ عبدالعزیز ولد محمد حسین مرحوم برادر موصیہ۔

مسل ۱۸۳۵۲ / ۱/۶/۶۶

مَیں ملک اللہ بخش ولد ملک احمد خاں صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۳۴ سال بیعت ۱۰/۶۱ ۲۶ ساکن چک ۱۶۸/۱۷۱ منگلا شمالی حال دارالرحمت شرقی ربوہ ڈاک خانہ خاص ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم جون ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت -/۹۴ روپے ماہوار ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جس قدر متروکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جائے۔

العبد:۔ ملک اللہ بخش دارالرحمت شرقی الف ربوہ معرفت دفتر وکالت دیوان ربوہ۔

گواہ شد:۔ چوہدری محمد شریف، سابق مبلغ بلاد عربیہ۔ سیکرٹری تعلیم محلہ دارالرحمت شرقی ربوہ۔

گواہ شد: محمد صدیق ایم۔اے صدر دارالرحمت

مسل ۱۸۳۵۳ / ۱/۵/۶۶

مَیں امۃ العزیز انور زوجہ محمد احمد انور قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال پیدائشی احمدی ساکن ربوہ دارالصدر ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ یکم مئی ۶۶ء حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

۱۔ میری کوئی غیر منقولہ جائداد نہیں ہے صرف زیور ہی ہے جو گلوبند۔ کانٹے بالیاں اور ۳ عدد انگوٹھیوں پر مشتمل ہے۔ جن کا وزن ۵ تولے اور مالیت پانچ صد روپیہ صرف ہے۔ مَیں اپنی اس ملکیت میں سے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر مَیں اپنی زندگی میں کوئی رقم خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ میں بمد حصہ جائداد داخل کروں یا جائداد کا کوئی حصہ انجمن کے حوالہ کرکے رسید حاصل کرلوں تو ایسی رقم یا ایسی جائداد کی قیمت حصہ وصیت کردہ سے منہا کردی جائیگی۔ اگر اس کے بعد کوئی جائداد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک بھی صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

۲۔ میرے گزارہ کا ذمہ دار خاوند ہی ہے البتہ مجھے اس وقت ماہوار -/۱۵ روپے جیب خرچ ملتا ہے جو میری ذاتی آمد ہے۔ مَیں تازیست اپنی ماہوار آمد (جیب خرچ) کا جو بھی ہو ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔

۳۔ مَیں اپنا مہر جو ایک ہزار روپیہ تھا اپنے خاوند سے وصول کرچکی ہوں لیکن مہر کی رقم موجود نہیں اور کوئی جائداد منقولہ یا غیر منقولہ نہیں۔ جو زیور ہے اس کا ذکر اوپر کرچکی ہوں البتہ ایک عدد مشین سلائی ہے جس کی قیمت -/۶۰ روپے ہے۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ کی جاوے میری وصیت میرے وصول کردہ مہر پر بھی حاوی ہوگی۔

فقط والسلام

خاکسارہ امۃ العزیز انور

گواہ شد عبدالرحمان شاکر کارکن دفتر وصیت ربوہ۔

گواہ شد محمد احمد انور ایم۔اے ٹی۔آئی کالج ربوہ۔ خاوند موصیہ۔

مسل ۱۸۳۵۴ / ۲۳/۷/۶۶

مَیں عزیز فاطمہ زوجہ تاج الدین صاحب قوم راجپوت بھٹی پیشہ خانہ داری عمر ۷۴ سال پیدائشی احمدی ساکن محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ڈاک خانہ ربوہ ضلع جھنگ صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۳/۷/۶۶ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں:۔

میرا حق مہر -/۲۰۰ روپیہ ہے جو میرے خاوند کے ذمہ ہے اور وہ باقی ہے۔ میرے پاس پرانی سلائی کی مشین مالیتی -/۱۰۰ روپے ہے مَیں اس کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی اور جائداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ پر یہ وصیت حاوی ہوگی۔

میری گزر اوقات میرے بچوں کے ذمہ ہے۔ مجھے نان و نفقہ ان سے حاصل ہوتی ہے میری وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ والسلام

الامۃ: نشان انگوٹھا عزیز فاطمہ اہلیہ تاج الدین صاحب محلہ دارالنصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد: سراج دین صدر محلہ دارالنصر شرقی ربوہ۔

گواہ شد: حبیب اللہ شاد سیکرٹری مال محلہ دارالنصر شرقی ربوہ ضلع جھنگ

اعلانِ نکاح

میرے لڑکے نعیم احمد کا نکاح چوہدری فقیر اللہ صاحب امیر جماعت احمدیہ سانگھڑ نے مبلغ دو ہزار روپیہ حق مہر پر سلیمہ بیگم بنت چوہدری محمد اسمٰعیل صاحب اوورسیئر پنشنر خوشاب کے ساتھ مورخہ ۱۴ اگست ۱۹۶۶ء کو پڑھا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ یہ رشتہ دونوں خاندانوں اور احمدیت کے لئے بابرکت کرے اور نیک ثمرات کا موجب بنائے۔ آمین۔

خاکسار فضل احمد منیجر کریم نگر فارم ٹاہلی ضلع تھرپارکر (سندھ)

آپ کے عزم کی ضرورت

روزنامہ الفضل ایک دینی اخبار ہے اس کا باقاعدگی سے مطالعہ بھی آپ کی دینی معلومات بڑھانے کا بہت بڑا موجب بن سکتا ہے صرف آپ کے عزم اور ارادہ کی ضرورت ہے۔

(مینیجر)

چندہ مسجد ڈنمارک اور احمدی خواتین کا فرض

(حضرت سیدہ اُمِّ متین صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

یکم اگست سے پندرہ اگست تک مسجد ڈنمارک کے لئے ایک ہزار نو سو چوالیس روپے کے وعدہ جات اور تین ہزار تین سو ستانوے روپے کی وصولی ہوئی ہے۔ گویا پندرہ اگست تک وعدہ جات کی کُل مقدار تین لاکھ تینتیس ہزار آٹھ سو پینسٹھ روپے اور وصولی کی کُل مقدار دو لاکھ نوّے ہزار آٹھ سو اڑتیس روپے ہوئی ہے۔ الحمد للہ علیٰ ذالک۔
اِس وصولی میں لجنہ اماء اللہ ٹبورا مشرقی افریقہ کے ۱۱۰/- شلنگ بھی شامل ہیں۔ اگست کے دوسرے ہفتہ میں وصولی اور وعدہ جات کی مقدار بہت کم رہی ہے۔ مسجد کی تعمیر کا کام سُرعت سے جاری ہے۔ اور بہت ضروری ہے کہ جلد از جلد مطلوبہ رقم مہیّا ہو جائے تا کہ مسجد کی تعمیر کے کام میں کوئی روک نہ پڑے۔

مَیں ان بہنوں کو بھی جو اپنے وعدہ جات ادا کر چکی ہیں توجہ دلاتی ہوں کہ وہ مزید رقم بطور وعدہ کے پیش کریں اور جلد اس کی ادائیگی بھی کریں۔ کیونکہ جب انہوں نے اپنا پہلا وعدہ پیش کیا تھا اس وقت مسجد کی تعمیر کا اندازہ دو لاکھ تھا لیکن اب بنیاد رکھنے اور عمارت کا صحیح اندازہ وغیرہ کروانے پر اندازہ پانچ لاکھ کا ہو گیا ہے اس لئے ہماری کوشش یہ ہونی چاہیئے کہ جہاں ان بہنوں سے چندہ لیا جائے جنہوں نے ابھی تک اس میں حصّہ نہیں لیا وہاں ان بہنوں سے بھی مزید قربانی کا مطالبہ کیا جائے جو حصّے لے چکی ہیں۔ اللہ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم اللہ تعالےٰ کے حضور کئے ہوئے وعدے کو جلد از جلد پورا کریں اور بہت جلد عورتوں کی قربانیوں کے نتیجہ میں وہاں پانچوں وقت اللہ اکبر کی صدا گونجے۔ ربّنا تقبّل منّا انّک انت السمیع العلیم۔

خاکسار

مریم صدیقہ

صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

تحریکِ جدید میں شمولیت کی اہمیت

حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ نے تحریکِ جدید کا اجراء کرتے ہوئے فرمایا:۔

"گو اس تحریک میں شامل ہونا اختیاری ہوگا مگر جو شخص شامل ہونے کی اہلیت رکھنے کے باوجود اس خیال کے ماتحت شامل نہیں ہوگا کہ خلیفہ نے شمولیت کو اختیاری قرار دیا ہے وہ مرنے سے پہلے اس دنیا میں یا مرنے کے بعد اگلے جہان میں پکڑا جائے گا ۔۔۔ مَیں سمجھتا ہوں کہ ہر وہ شخص جو اپنے اندر ایمان کا ایک ذرّہ بھی رکھتا ہے میری اس تحریک پر آگے آئے گا اور وہ شخص جو خدا تعالےٰ کے نمائندہ کی آواز پر کان نہیں دھرتا اس کا ایمان کھویا جائے گا۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۹۔ نومبر ۱۹۳۴ء)

(وکیل المال اوّل تحریکِ جدید)

انصار اللہ سے ضروری گزارش

اپنی اولاد کے مستقبل کے متعلق ہر شخص فکرمند ہوتا ہے اور حتی الوسع وہ اپنے بچوّں کی دنیوی تعلیم کے لئے بہترین درسگاہوں کی تلاش کرتا اور ان میں انہیں تعلیم دلوانے کی کوشش کرتا ہے مگر ایک مخلص احمدی اپنے بچوں کی دنیوی تعلیم کے ساتھ ساتھ ان کی دینی تربیت کے لئے بھی فکرمند ہوتا ہے۔ جہاں وہ ایک طرف انہیں اعلےٰ دنیوی تعلیم سے آراستہ دیکھنا چاہتا ہے وہاں اس کے دل میں یہ تڑپ بھی ہوتی ہے کہ اس کی اولاد صحیح رنگ میں تربیت پانے اور خدا کی رضا کی راہوں پر چلنے والی ہو۔ اس غرض کے لئے وہ انہیں اسلامی تعلیمات سے آگاہ کر کے انہیں تقوےٰ کے اعلےٰ معیار پر قائم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کرتا ہے کیونکہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالےٰ عنہ کا ارشاد ہے کہ:۔

"اگر ہم یہ چاہتے ہیں کہ سلسلہ اچھے نام کے ساتھ اور حقیقی معنوں میں قائم رہے تو ہمارے لئے ضروری ہے کہ ہم اپنی آئندہ نسل کو متقی اور محنتی بنائیں۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴ مئی ۱۹۴۵ء)

پس انصار اللہ اس امر کا جائزہ لیں کہ وہ حضور رضی اللہ عنہ کے اس ارشاد کی کس حد تک تعمیل کر رہے ہیں؟

(قائد عمومی مجلس انصار اللہ مرکزیہ۔ ربوہ)

واقفِ زندگی طلباء کے لئے اعلان

۱۰ ستمبر کو واقفِ زندگی طلباء کا انٹرویو لے کر جامعہ احمدیہ میں داخلہ کا فیصلہ کیا جائے گا۔ جملہ ایسے واقفِ زندگی نوجوان جو میٹرک، ایف۔ اے یا بی۔ اے پاس ہیں فوری طور پر اپنے پتے سے وکالتِ دیوان کو اطلاع دیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید۔ ربوہ)

حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کی علالت

جماعتِ احمدیہ کے ممتاز بزرگ اور سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کے خاص رفیق اور دیرینہ طبّی خادم حضرت ڈاکٹر حشمت اللہ خان صاحب کئی دنوں سے بیمار چلے آتے ہیں۔ چند دن بخار سے آرام رہنے کے بعد اب پھر بخار ہو گیا ہے جس کی وجہ سے کمزوری بڑھتی چلی جا رہی ہے۔

بزرگانِ سلسلہ اور جملہ احباب سے درخواست ہے کہ حضرت ڈاکٹر صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام کے ساتھ دعا فرمائیں۔

ولادت

اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے میری ہمشیر بشریٰ ناہید صاحبہ بیگم چوہدری محمد حسین صاحب تشنہ چیف اکاؤنٹنٹ منٹگمری کو چوتھا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ نے نومولود کا نام مظفر احمد رکھا ہے۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو صحت و سلامتی والی لمبی عمر عطا فرمائے اور خادمِ دین بنائے۔ آمین۔

(خاکسار قریشی فیروز محی الدین)

رجسٹر نمبر ایل ۵۲۵۴